سوال

یداد کی تقسیم (635)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ِض یہ ہے کہ میں نے اپنی زندگی اپنے ہوش وحواس میں اپنی جائیداد کی تقسیم کردی، بچے جوکہ ابھی چھوٹے ہیں بڑی بیٹی پانچ سال کی اور چھوٹا بیٹا عبدالباسط، اس سے چھوٹا عبدالوہاب، جو میری طاقت میں تھا میں نے ان کے نام کردیا۔ اور اپنی حصہ داری سے ہاتھ اُٹھا لیا ہے۔ مثال کے طور پر وہ مال یا جائیداد جس

بچے چھوٹے ہیں جب وہ بالغ ہوں گے اور بالغ ہونے کی صورت میں فرض اور واجب عائد ہوتا ہے۔ یعنی زکوٰۃ وغیرہ جو بھی دینی ہوگی بالغ ہونے کے بعد دیں گے۔ آیا یہ مسئلہ صحیح ہے یا میں ان کی ملکیت کی زکوٰۃ دوں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو ان کا پیسہ کام میں لے لوں، ایسا ہو سکتا ہے؟ قرآن وسنت کی رو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

[illegible] اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔]

بچے چونکہ چھوٹے ہیں اس لیے ان کے مال میں آپ معروف طریقے سے تصرف کرسکتے ہیں۔ ان کے مال میں زکوٰۃ بھی ہے، وہ آپ ان کے مال سے ادا کریں گے اور اس کا حساب رکھیں گے جیسے آمد وخرچ کا حساب رکھتے ہیں۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]()

جلد 02 ص 522

محدث فتویٰ